فتویٰ نمبر:	53267	سائل:	ظاہر محمد	مجیب:	متخصص
مفتی:	مفتی محمد	مفتی:	سعید احمد حسن	تاریخ:	05-01-2015
کتاب:	خرید و فروخت			باب:	قرض

ایزی پیسہ کی ذریعہ رقم بھجوانا

سوال: ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھجوانا کیسا ہے؟ کیا رقم کی ترسیل پر دی جانے والی رقم سود ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

ایزی پیسہ ایک ٹیلی کیمیونیکیشن کمپنی "ٹیلی نار" کی جانب سے صارفین کو دی جانے والی سہولت ہے، جس کے تحت صارف اپنی رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرواسکتا ہے۔ فقہی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ صارف اور کمپنی کے مابین قرض اور اجارہ کا معاملہ ہے۔ صارف کمپنی کو رقم دیتا ہے [یہ قرض ہوا] اور کمپنی کی خدمات اجارہ پر لیتا ہے کہ کمپنی اس رقم کو کسی دوسری جگہ پر منتقل کرے گی اور کمپنی اس خدمت کی فراہمی پر صارف سے اجرت وصول کرتی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب قرض کی ادائیگی، اقراض کی جگہ کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر مطلوب ہو تو اس رقم کے پہنچانے کے لئے کیا جانے والا خرچہ مقرض [یعنی قرض دینے والے] سے لیا جاسکتا ہے۔

دونوں معاملے [قرض اور اجارہ] جائز ہیں لہٰذا یہ معاملہ بھی جائز ہوگا۔

رقم کی ترسیل پر دی جانے والی رقم سود نہیں بلکہ کمپنی کی اجرت ہے۔

قال ابن عابدین رحمہ اللہ (رد المحتار ط: شاملہ 161/5):
"(وصح) القرض (في مثلي) هو كل ما يضمن بالمثل عند الاستهلاك"۔

و فی مجلة الأحكام العدلية (ط: شاملة ص: 83):
"(المادة 433): تنعقد الإجارة بالإيجاب والقبول كالبيع"۔

و فی الفتاوی الهندية (372/4):

"والأصل أن مؤنة الرد على من وقع له القبض؛ لأن الخراج بالضمان، كذا في الكافي"۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

عثمان اکبر

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan